سورة ابراهيم

آيات ٣٥ - ٤١

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ؕ۝۳۵ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ
كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۶ رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ
ذُرِّيَّتِیْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ
تَهْوِیْۤ اِلَيْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝۳۷ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَ مَا نُعْلِنُ ؕ وَ مَا
يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ۝۳۸ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَ
اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝۳۹ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِیْ ۖۗ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝۴۰
رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝۴۱ ع

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

آيات 52

مكية

الۗرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ ①

سورت کا مرکزی مضمون: آپ ﷺ اور آپؐ کی دعوت کے بدترین مخالفین کو سخت تنبیہ، ملامت اور زجر و توبیخ ۔ کہ جس نظریے اور عقائد کے تم علمبرادر ہو اس کی کوئی بنیاد نہ زمین میں ہے نہ آسمان میں۔ اس کے مقابلے میں جس پیغامِ توحید کی دعوت یہ رسول (ﷺ) دے رہے ہیں وہ فطرت کے عین مطابق ہے، اس کی جڑیں قلب و روح میں گہری اور اس کی شاخیں فضائے آسمانی میں پھیلی ہوئی ہوں۔ ناشکری کا رویہ ترک کرو، پچھلی قوموں کے انجام سے سبق سیکھو۔ توحید اور شکر اختیار کرو

قرآن کریم کے نزول کے مقصد کی وضاحت (لوگوں کو عقاید و اعمال کی تاریکیوں اور شرک کے اندھیروں سے نکال کر توحید اور ایمان و عملِ صالح کی روشنی میں لانا

اللہ کی نعمتوں اور احسانات کو یاد رکھنے کا بہترین ذریعہ "شکر کا رویہ" ہے جس کے اختیار کرنے ہدایت کی گئی اور ناشکری کے رویے کے انجام بد سے خبرداری

قومِ نوح، قومِ عاد اور قومِ ثمود کے حوالے سے شکر اور کفر کی کشمکش اور تاریخ۔
تاریخ گواہ ہے کہ ناشکری (کفر) کا رویہ اختیار کرنے والے تباہ ہو کر رہے

شکر کا رویہ اختیار نہ کرنے والے لیڈروں اور ان کے ضعیف اور اندھے پیروکاروں کو تنبیہ، روزِ قیامت ایک دوسرے پر لعنت کریں گے (اپنی فکر کرو)

دعوتِ توحید اور نظامِ کفر و شرک کی تشبیہ -
کلمۂ طیبہ اور کلمۂ خبیثہ سے
قرآن اور حدیث پر مشتمل بات- کلمۂ طیبہ
قرآن و سنت کے خلاف بات- کلمۂ خبیثہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تاریخ سے شکر و توحید پر استدلال-
اللہ نے ان پر بے شمار انعامات و احسانات کیے-
آپ اللہ کے ایک شکر گذار بندے

مناظرِ قیامت سے انذار - شرک چھوڑ کو خالص توحید اختیار کرنے کی دعوت

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا الۡبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجۡنُبۡنِىۡ وَبَنِىَّ اَنۡ نَّعۡبُدَ الۡاَصۡنَامَؕ‏ ﴿۳۵﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضۡلَلۡنَ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ‌ۚ

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ - اور جب کہا ابراہیمؑ نے

رَبِّ اجۡعَلۡ - اے میرے رب تو بنادے

جَعَلَ يَجۡعَلُ ، جَعۡلٌ : بنانا

یہاں حرف ندا " یَا " (اے) محذوف ہے

هٰذَا الۡبَلَدَ اٰمِنًا - اس شہر (مکہ) کو امن والا

جَنَبَ يَجۡنُبُ ، جَنۡبٌ : دور رکھنا، بچانا

اردو میں: جانب، اجتناب، جنبی، جنابت، اجنبی، جنوب

وَّاجۡنُبۡنِىۡ وَبَنِىَّ - اور دور رکھ مجھے اور میرے بیٹوں کو

بَنِىَّ = بَنِىۡ ، ى

بَنِىَّ اصل میں بَنِيۡن تھا، اضافت کی وجہ سے جمع کا نون گر گیا

اس کا واحد اِبۡنٌ

اَنۡ نَّعۡبُدَ الۡاَصۡنَامَ - کہ ہم عبادت کریں بتوں کی

اَصۡنَام ، صَنَم کی جمع (بت)

رَبِّ اِنَّهُنَّ - اے میرے رب بیشک انھوں نے

اَضَلَّ يُضِلَّ ، اِضۡلَالٌ : گمراہ کرنا، بھٹکانا (IV)

اردو میں: ضلال، ضلالت

اَضۡلَلۡنَ كَثِيۡرًا - گمراہ کردیا ہے بہتوں کو

مِّنَ النَّاسِ - لوگوں میں سے

فَمَنۡ تَبِعَنِىۡ فَاِنَّهٗ مِنِّىۡ‌ ۚ وَمَنۡ عَصَانِىۡ فَاِنَّكَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳۶﴾

فَمَنۡ تَبِعَنِىۡ - پھر جس نے میری پیروی کی

تَبِعَ يَتْبَعُ ، مصدر تَبْعٌ :پیروی کرنا

فَاِنَّهٗ مِنِّىۡ - تو بیشک وہ مجھ سے ہے

وَمَنۡ عَصَانِىۡ - اور جس نے میری نافرمانی کی

عَصٰى يَعْصِىْ ، مصدر عِصْيَانٌ :نافرمانی کرنا

اردو میں:عصیان

فَاِنَّكَ - تو بیشک تُو

غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ - بہت بخشنے والا،بڑا مہربان ہے

وَ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا الۡبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجۡنُبۡنِىۡ وَبَنِىَّ اَنۡ نَّعۡبُدَ الۡاَصۡنَامَ ؕ ﴿۳۵﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضۡلَلۡنَ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ
فَمَنۡ تَبِعَنِىۡ فَاِنَّهٗ مِنِّىۡ ۚ وَمَنۡ عَصَانِىۡ فَاِنَّكَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳۶﴾

یاد کرو وہ وقت جب ابراہیمؑ نے دعا کی تھی کہ "پروردگار، اِس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا

پروردگار، اِن بتوں نے بہتوں کو گمراہی میں ڈالا ہے (ممکن ہے کہ میری اولاد کو بھی یہ گمراہ کر دیں، لہٰذا اُن میں سے) جو میرے طریقے پر چلے وہ میرا ہے اور جو میرے خلاف طریقہ اختیار کرے تو یقیناً تو درگزر کرنے والا مہربان ہے

And call to mind when Abraham prayed:46 "My Lord! Make this city47 secure, and keep me and my sons away from worshipping the idols.

My Lord! They have caused48 many people to go astray. Now, if anyone follows my way, he is from me; and if anyone follows a way opposed to mine, then surely You are Ever-Forgiving, Most Merciful.

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٦﴾

ملت ابراہیمی کی وضاحت

- اس رکوع کی آیات ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں پر مشتمل ہیں اور یہ بابرکت آیات سورت کی نصیحت کا نقطۂ عروج ہیں
- گزشتہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان عام احسانات کا ذکر کیا ہے جن سے انسانوں کو نوازا گیا ہے۔ اور اگر ان احسانات پر انسان کو غور کرنے کا موقع نصیب ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی ناشکری اور نافرمانی کرتے ہوئے ہزار دفعہ شرم آئے لیکن انسان بڑا " ظلوم " اور " کفار " واقع ہوا ہے (اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ)
- اب ان خصوصی احسانات کا ذکر کیا جا رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی معرفت قریش پر کیے ہیں۔ قریش کو توجہ دلائی جا رہی ہے کہ تم میرے احسانات میں سے ایک ایک احسان کو مستحضر کرکے دیکھو تب شاید تمہیں اندازہ ہو سکے کہ تمہاری یہ رویہ کس قدر کفران نعمت کا غماز ہے۔ ممکن ہے کہ اس توجہ دلانے سے قریش کے اندر شکر کا جذبہ ابھرے جو ان کی ہدایت کا سبب بنے۔
- قریش میں عقیدے اور عمل کی جو خرابیاں پیدا ہوئیں اس کا بیشتر سبب ان کا اپنے آباؤاجداد کی اندھی تقلید پر اصرار تھا۔ ان کو اس بات کا یقین تھا کہ ان کے آباؤاجداد نے جو عقائد اور شریعت ہمارے سپرد کی ہے وہ ٹھیک ملت ابراہیم ہے۔ ہم ان کی اولاد ہیں اور ان کی تعلیمات اور روایات کے امین
- یہاں قریش کے اس دعوے کی تردید کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ تم جن کی اولاد ہونے کی وجہ سے کعبۃ اللہ اور حرم شریف کے مجاور بنے بیٹھے ہو اور جس کی طرف اپنی نسبت کر رہے ہو انہوں نے اس کعبہ کی بنیاد خالص توحید پر رکھی تھی

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٦﴾

- توحید کی حقیقت کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں سے واضح کیا گیا ہے
- یہ پہلی دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کی جب آپ حضرت ہاجرہ اور نومولود اسماعیل علیہ السلام کو جبل صفا کے دامن میں چھوڑ واپس جانے لگے
- آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی اولاد کو عراق اور ارد گرد کے مشرکانہ ماحول سے دور عرب کی ایک غیر آباد جگہ لا بسایا (تاکہ مشرکانہ تسلسل سے کٹ کر ایک نئی نسل تیار ہو۔ جو آزادانہ فضا میں پرورش پا کر اپنی فطرت صحیحہ پر قائم ہو سکے۔ اور توحید کی علمبردار ہو) حضرت ابراہیم کا کلام دعا کے انداز میں اسی خاص حقیقت کو ظاہر کر رہا ہے۔
- فرمایا " اے رب اس بلد کو دار الامن بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے محفوظ رکھ، ان بتوں کے ذریعہ بہت سے لوگ گمراہ ہو چکے ہیں میں ان لوگوں سے بیزار ہوں جو شخص میرا اعتبار کرے توحید کی راہ پر چلے وہ میرا ہے اور جو شخص میری نافرمانی کرے توحید اختیار نہ کرے وہ میرا نہیں ہے آپ اسے ہدایت دے کر مغفرت کے راستے پر ڈال سکتے ہیں "
- یہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی کمال درجہ نرم دلی اور نوع انسانی کے حال پر ان کی انتہائی شفقت ہے کہ وہ کسی حال میں بھی انسان کو خدا کے عذاب میں گرفتار ہوتے نہیں دیکھ سکتے بلکہ آخر وقت تک عفو و درگزر کی التجا کرتے رہتے ہیں۔ (اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ)۔ جب فرشتے قوم لوط جیسی بدکار قوم کو تباہ کرنے جا رہے تھے اس وقت بھی اللہ تعالیٰ بڑی محبت کے انداز میں فرماتا ہے کہ "يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ"، ابراہیم ہم سے جھگڑنے لگا (ہود، آیت ۷۴)

رَبَّنَآ اِنِّيۡۤ اَسۡكَنۡتُ مِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ بِوَادٍ غَيۡرِ ذِىۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَيۡتِكَ الۡمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ فَاجۡعَلۡ اَفۡـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهۡوِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ وَارۡزُقۡهُمۡ

رَبَّنَآ اِنِّيۡۤ اَسۡكَنۡتُ - اے ہمارے رب بیشک میں نے آباد کیا ہے

اَسْكَنَ يُسْكِنُ ، اِسْكَانٌ : آباد کرنا (IV)

مِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ بِوَادٍ - اپنی اولاد کو ایک ایسی وادی میں

ذُرِّيَّة : اولاد

وَادٍ : وادی

غَيۡرِ ذِىۡ زَرۡعٍ - جو نہیں ہے کسی کھیتی والی

غَيْر : نہیں (نفی کے لیے)

ذِيْ : والا / والی

زَرْع : کھیتی

عِنۡدَ بَيۡتِكَ الۡمُحَرَّمِ - تیرے حرمت والے گھر کے پاس

رَبَّنَا لِيُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ - اے ہمارے رب تاکہ وہ قائم کریں نماز

فَاجۡعَلۡ اَفۡـِٕدَةً - پس تو بنادے کچھ دلوں کو

اَفْئِدَة ، فُؤَادٌ کی جمع (دل)

جہاں انسان کے جذبات، ان کی شدت اور تاثیر کا ذکر ہو گا تو دل کے لیے لفظ فؤاد آئیگا

مِّنَ النَّاسِ - لوگوں میں سے م

تَهۡوِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ - مائل ان کی طرف

هَوٰى يَهْوِيْ ، هَوِيٌّ : مائل ہونا

اردو میں: ھوی (خواہشِ نفس)

مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٧﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ﴿٣٨﴾

وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ - اور رزق دے انہیں پھلوں میں سے

لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ - تاکہ وہ شکر ادا کریں

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ - اے ہمارے رب ! بیشک تو جانتا ہے

مَا نُخْفِيْ - جو کچھ ہم چھپاتے

اَخْفٰی يُخْفِيْ ، اِخْفَآءٌ : چھپانا (IV)

وَمَا نُعْلِنُ - اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں

اَعْلَنَ يُعْلِنُ ، اِعْلَانٌ : ظاہر کرنا (IV)

وَمَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ - اور پوشیدہ نہیں ہوتی ہے اللہ پر

خَفِيَ يَخْفٰی ، خِفَآءٌ : چھپا ہونا

مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ - کوئی چیز زمین میں

وَلَا فِي السَّمَاۗءِ - اور نہ آسمان میں

رَبَّنَآ اِنِّیۡۤ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجۡعَلۡ اَفۡـِٕدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ
اِلَیۡہِمۡ وَ ارۡزُقۡہُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّہُمۡ یَشۡکُرُوۡنَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّکَ تَعۡلَمُ مَا نُخۡفِیۡ وَ مَا نُعۡلِنُ ؕ وَ مَا یَخۡفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنۡ شَیۡءٍ فِی
الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾

پروردگار، میں نے ایک بے آب و گیاہ وادی میں اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے محترم گھر کے پاس لا بسایا ہے پروردگار، یہ میں نے اس لیے کیا ہے کہ یہ لوگ یہاں نماز قائم کریں، لہٰذا تو لوگوں کے دلوں کو اِن کا مشتاق بنا اور انہیں کھانے کو پھل دے، شاید کہ یہ شکر گزار بنیں

پروردگار، تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں" اور واقعی اللہ سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے، نہ زمین میں نہ آسمانوں میں

Our Lord! I have made some of my offspring settle in a barren valley near Your Sacred House! Our Lord! I did so that they may establish Prayer. So make the hearts of people affectionately inclined to them, and provide them with fruits for their sustenance50 that they may give thanks.

Our Lord! Surely You know all that we conceal and all that we reveal,51 and nothing in the earth or in the heaven is hidden from Allah.

محمد اقبال

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْىِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾

ہجرت کا اصل مقصود

- ابراہیم (علیہ السلام) نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ہاجرہ اور ان کے دودھ پیتے بچے اور اپنے لخت جگر حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) کو اس بیابان وادی میں لا بسایا، بعد میں نبی جرہم قبیلہ حضرت ہاجرہ کی اجازت سے یہاں آباد ہوگئے، حضرت اسماعیل (علیہ السلام) جب بڑے ہوئے تو اسی قبیلہ میں ان کی شادی ہو گئی، اس طرح یہاں شہر مکہ آباد ہوگیا۔ ابراہیم (علیہ السلام) گاہے بگاہے "شام" سے یہاں تشریف لایا کرتے تھے، اور اس شہر اور شہر والوں کے حق میں دعائیں فرمایا کرتے تھے، اور انہیں اپنی زریں نصائح سے بھی نوازتے تھے

- میں نے اپنی اولاد کو ایک بن کھیتی کی چٹیل زمین میں، تیرے محترم گھر کے پاس، اس لیے لا بسایا ہے تاکہ وہ نماز کا اہتمام کریں، تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے اور ان کو پھلوں کی روزی عطا فرما تاکہ وہ تیرے شکر گزار رہیں

- علمائے مفسرین نے اقامت الصلوۃ کو اقامت دین کے معنی میں لیا ہے (کہ یہ دین کا جزو لاینفک ہے)

- اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خدا کی توحید اور خالص اسی کی بندگی وہ چیز ہے جس کی خاطر انسان سب کچھ چھوڑ سکتا ہے اور اسے سب کچھ چھوڑ دینا چاہیے یہاں تک کہ اگر اسے ایک چٹیل زمین میں تنہا زندگی بسر کرنی پڑے تو اس کو بھی اسے اختیار کرلینا چاہیے لیکن خدا اور اس کی عبادت کو کسی حال میں بھی نہیں چھوڑنا چاہیے۔

- ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی مقبولیت کا یہ اثر ہوا کہ خانہ کعبہ بہت جلد سارے عرب کا مرجع بن گیا اور آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بعد تو کہیے کہ سارے عالم کا مرکز بن گیا۔ رزق و فضل کی کشائش اس طرح ہوئی کہ مکہ سارے عرب کی تجارت کا مرکز بنا

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْىِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾

آیت کریمہ کے نکات

- حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنی بعض اولاد (ذریت) کو خانہ خدا کے نزدیک آباد کیا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ انہیں عبادت اور نماز قائم کرنے کی توفیق حاصل ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ مساجد کے قریب آباد ہونا کہ دین سے رشتہ استوار رہے ایک مستحب عمل ہے
- اس سے یہ بھی معلوم ہوا نماز دین ابراہیمی میں شروع سے ہی فرائض عبادات میں سے
- آپ کی دعا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیاوی ضرورتوں کی دعا کرنا تقویٰ اور توکل کے خلاف نہیں ہے
- فریضۂ الٰہی کی ادائیگی (دین کی اقامت) اور عبادت کے لیے ہجرت اور اس کی سختیاں برداشت کرنا اللہ کے نزدیک ایک پسندیدہ عمل اور درجات کی بلندی کا باعث
- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لیے تنہائی اور گوشہ نشینی کی زندگی کی بجائے لوگوں کی درمیان اجتماعی زندگی کی دعا مانگی (.... وہ بعض لوگوں کے دل ان کی طرف موڑ دے)
- الٰہی نعمتوں اور عطاؤں کا مقصد وہدف اللہ تعالیٰ کا شکر و سپاس بجالانا ہے (وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ)

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعۡلَمُ مَا نُخۡفِىۡ وَ مَا نُعۡلِنُ ‌ؕ وَ مَا يَخۡفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾

ادب پہلا قرینہ ہے

- دعا کے وقت مشکلات اور حاجات کو زبان پر جاری کرنا، عرض حاجت کا حسن ہے
- اس آیت کریمہ میں انتہائی بلاغت کا بیان، جس میں دو باتوں کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے:
- ایک تو یہ بات کہ پروردگار ہم اپنی جن ضرورتوں کے حوالے سے اور آنے والے دنوں میں اپنی اولاد کے لیے جو کچھ مانگ رہے ہیں ہم جانتے ہیں کہ ان میں کوئی بات ایسی نہیں جسے تو نہ جانتا ہو۔ ہم جن باتوں کا اظہار کرتے ہیں تو انھیں بھی جانتا ہے اور جن باتوں کے اظہار کرنے سے قاصر رہ جاتے ہیں تو ان سے بھی آگاہ ہے۔ دعا اس لیے نہیں کر رہے کہ آپ کے علم میں ان باتوں کو لایا جائے بلکہ اس سے مقصود اپنی عاجزی، اپنی احتیاج اور اپنی سرافگندگی کا اظہار ہے۔ تیری ذات کو جس طرح عطا کرنا زیب دیتا ہے اور یہی تیری پہچان ہے اسی طرح ہمیں مانگنا، عجز کا اظہار کرنا اور اپنی کمزوریوں کو بیان کرنا زیب دیتا ہے اور یہ ہماری پہچان ہے
- دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ آدمی بہت کچھ مانگنا چاہتا ہے لیکن بعض دفعہ حدِ ادب مانع ہوتی ہے اور آدمی چاہتے ہوئے بھی نہیں مانگ سکتا، کیونکہ محبت کی دنیا میں ادب کے تقاضوں کو ملحوظ رکھنا سب سے بڑی بات ہے۔ اس لیے پروردگار ہمیں وہ کچھ عطا فرمائیے جو ہمارے لیے مناسب ہو۔ ہم چاہیں اسے مانگ پائیں یا نہ مانگ پائیں کیونکہ تو جانتا ہے کہ ہمارے دل میں کیا کیا ہے۔ اور ہماری قوت گویائی نے کہاں کہاں ہمارا ساتھ چھوڑا ہے اور ادب کے تقاضے کہاں کہاں مانع ہوئے ہیں۔ اس لیے تو اپنے علم اور کرم کے مطابق ہمارے ساتھ سلوک فرما اور اپنی رحمتوں سے ہمیں نہال فرما دے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ٭ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ - شکر اللہ کا جس نے

وَهَبَ لِیْ - بخشے ہیں مجھے

وَهَبَ يَهِبُ ، وَهْبٌ وَ هِبَةٌ : عطا کرنا، بخشنا، عنایت کرنا

اردو میں: ہبہ (کرنا)، واہب (بخشنے والا، عطا کرنے والا، وہاب

عَلَی الْکِبَرِ - اس بڑھاپے میں

کِبَر : بڑھاپا

اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ - اسماعیل اور اسحٰق (جیسے بیٹے)

اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ - بلاشبہ میرا رب ضرور سننے والا ہے دعا کو

رَبِّ اجْعَلْنِیْ - اے میرے مالک ! بنا تو مجھے

مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ - قائم رکھنے والا نماز کو

وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ - اور میری اولاد کو بھی

رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ - اے ہمارے مالک ! اور قبول فرما لے تو میری دعا کو

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ ع

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ - اے ہمارے رب بخش دینا مجھے

وَلِوَالِدَيَّ - اور میرے ماں باپ کو

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ - اور سب مومنوں کو

يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ - اس دن جب قائم ہوگا حساب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ
ذُرِّیَّتِیْ ۖۗ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ ع

"شکر ہے اُس خدا کا جس نے مجھے اِس بڑھاپے میں اسماعیلؑ اور اسحاقؑ جیسے بیٹے دیے، حقیقت یہ ہے کہ میرا رب ضرور دعا سنتا ہے
اے میرے پروردگار، مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد سے بھی (ایسے لوگ اٹھا جو یہ کام کریں) پروردگار، میری دعا قبول کر
پروردگار، مجھے اور میرے والدین کو اور سب ایمان لانے والوں کو اُس دن معاف کر دیجیو جبکہ حساب قائم ہوگا

All praise be to Allah Who, despite my old age, has given me Ishmael and Isaac. Surely my Lord hears all prayers.
My Lord! Enable me and my offspring to establish Prayer, and do accept, our Lord, this prayer of mine.
Our Lord! Forgive me and my parents and the believers on the Day when the reckoning will take place

محمد اقبال

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ وَهَبَ لِیۡ عَلَی الۡكِبَرِ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ اِسۡحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَسَمِیۡعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾

سابقہ احسانات کا حوالہ

- ابراہیم (علیہ السلام) بارگاہِ الوہیت میں ہاتھ پھیلائے کھڑے دعائیں کر رہے ہیں اور دل پر عجیب کیفیتیں گزر رہی ہیں۔
- حضرت ابراہیم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے بھی واقف ہیں اور اس کی بے نیازیاں بھی ان کے سامنے ہیں۔ مانگتے مانگتے خیال آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے دعا کی قبولیت میں تردد کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ میری سابقہ زندگی میں اس نے جو قدم قدم پر عنائتیں فرمائی ہیں وہ بجائے خود اس بات کی دلیل ہیں کہ وہ میرے حال پر ہمیشہ مہربان رہا ہے۔
- اس کی عنایتوں کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ بڑھاپے میں جبکہ ہر شخص اولاد سے مایوس ہو جاتا ہے اس نے نہ صرف مجھے اولاد بخشی بلکہ ایسے دو بیٹے عطا فرمائے جو آگے چل کر ملکوں اور قوموں کے لیے وجہ افتخار ثابت ہوں گے ۔ حضرت اسماعیل (علیہ السلام) عرب کے جدامجد کے طور پر یاد کیے جائیں گے اور حضرت اسحاق (علیہ السلام) اپنے بیٹے حضرت یعقوب (علیہ السلام) کے واسطے سے ایک ایسی قوم کا حوالہ بنیں گے جو صدیوں تک قوموں کی امامت کا فریضہ انجام دے گی
- جس ذات نے اس سے پہلے بے مانگے ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں اس کے بارے میں کیسے خیال کیا جاسکتا ہے کہ وہ اب میری گزارشات کو نظرانداز فرمائے گا۔ وہ تو ہمیشہ سے دعا کا سننے والا اور ہمیشہ کے لیے دعا قبول کرنے والا ہے۔ اس کا ابر رحمت نہ آج تک رحمت سے خالی ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖۗ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾

مقصد میں سر گرم ہونے کی دعا

- یہ وہ آیت کریمہ ہے جسے بالعموم مسلمان نماز کے آخر میں دعا کے طور پر پڑھتے ہیں۔ اس میں حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے نماز میں اپنی اور اپنی اولاد کے لیے سر گرم رہنے کی دعا مانگی ہے، حالانکہ اس سے دو آیات پہلے دعا میں اس کا ذکر گزر چکا ہے۔ بارِ دگر پھر اسی کی دعا کرنا اس کی اہمیت پر دلالت کرتا ہے
- یہ آخر میں اپنے اور اپنی اولاد کے لیے اس مقصد میں سر گرم رہنے کی دعا کی جس کے لیے انھوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی اور جس کا ذکر اوپر رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کے الفاظ میں ہو چکا ہے۔ جس کے لیے کہ مکہ میں انھوں نے اپنی ذریعت میں سے اسماعیلؑ کو بسایا تھا
- پروردگار مجھے اور میری اولاد کو اس طرح کا بنا دے کہ ہم سے نماز کا اہتمام اس طرح سے ظہور میں آئے جیسے چشمے سے پانی ابلتا ہے، جیسے سورج سے کرنیں پھوٹتی ہیں، جیسے چاند سے چاندنی ظہور پذیر ہوتی ہے۔
- صلوٰۃ تمام نیکیوں کی جامع نیکی ہے اسی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایفائے عہد کا جذبہ استوار ہوتا ہے اور اسی سے دن کے پانچ وقتوں میں تجدید عہد ہوتی ہے۔ اس میں ایک مومن ان تمام کیفیات سے گزرتا ہے جو ایک مومن کا سرمایہ ہیں۔ اور اس کی زبان پر وہ تمام تسبیحات جاری ہوتی ہیں جو اس کی بندگی کی علامت ہیں۔ اسی لیے آدمی اپنی فروتنی اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اظہار کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیے کہ یہ پوری زندگی کی تعبیر ہے

رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۖۗ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝۴۰ رَبَّنَا اغْفِرْ لِىْ وَ لِوَالِدَىَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝۴۱

مقصد میں سر گرم ہونے کی دعا

- اسی کی اہمیت کے پیش نظر دوبارہ عرض کیا گیا کہ اے ہمارے رب ! ہماری یہ دعا قبول فرمانا۔ کیونکہ اقامت صلوٰۃ یعنی اسلامی زندگی کی ذمہ داریاں ادا کرنا ایک نہایت کٹھن کام ہے جو ایک دو دن پر مشتمل نہیں بلکہ اس میں پوری زندگی مطلوب ہے۔ یقیناً اس میں کہیں نہ کہیں کوتاہیاں ہوں گی، کہیں نہ کہیں لغزشیں ہوں گی۔ اس لیے آخر میں اپنی، والدین کی اور مومنوں کی بخشش کے لیے دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی بخشش اور عفو و در گزر میں جگہ عطا فرمائے

- اس دعا میں حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے والدین کو بھی شریک کیا ہے۔ قرآن کریم میں دوسری جگہ اس کی حقیقت بیان کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا اپنے باپ کے لیے معافی طلب کرنا صرف اس لیے تھا کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے والد سے استغفار کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اور جب آپ (علیہ السلام) پر یہ بات واضح ہو گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو وہ اس کے استغفار سے رک گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اوپر اپنے والدین کے لیے جو دعا مانگی ہے، وہ اس ممانعت سے پہلے کی ہے، لیکن جب آپ (علیہ السلام) کو روک دیا گیا تو پھر آپ (علیہ السلام) نے اپنے والد کے لیے کبھی دعا نہیں مانگی۔

- یہ قریش پر واضح کر دیا گیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے کس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ کا گھر بنایا تھا اور کن امیدوں اور آرزوؤں سے آپ (علیہ السلام) نے اپنی اولاد کو یہاں ٹھہرایا تھا اور ان کے لیے کیا کیا دعائیں مانگی تھیں؟ جو نعمتیں تم کو حاصل ہیں یہ تو ابراہیمؑ کی دعاؤں کے سبب سے ہیں اور تم نے ان کا انتساب اپنے خیالی معبودوں کی طرف کر رکھا ہے

اضافی مواد

Reference Material

حضرت ابراہیم کی ایمان افروز اور سبق آموز دعائیں

- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مختلف مواقع پر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگی ہیں۔آپ کی زندگی کا کوئی بھی پہلو دعا سے خالی نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی ان دعاؤں کا بڑے اہتمام سے ذکر فرمایا ہے۔ دراصل آپ کی دعائیں وقتی اور عارضی نہیں تھیں بلکہ ان دعاؤں میں آنے والے انسانوں کے لیے سبق اور پیغام ہے
- ان دعاؤں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کا تعلق باللہ کتنا گہرا تھا۔آپ رجوع الی اللہ کے جذبے سے کتنا سرشار تھے اور آپ کے خلوص وللٰہیت اور خشیت وانابت کی کیفیت کتنی بڑھی ہوئی تھی۔

اقامتِ نماز کی دعا:

- رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ﷺ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ (14/40) - میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی، اے ہمارے رب اور میری دعا قبول فرما۔
- اس دعا کا پیغام یہ ہے کہ اقامتِ صلوٰۃ یعنی معاشرے میں نماز کا رواج قائم کرنا انبیاء اور ائمہ علیہم السلام کا فرضِ اولین بھی ہے اور ان کی دعا و تمنا بھی۔ اقامتِ نماز کے لیے وقت کے نبی کی دعا سے نماز کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ایک مسلمان کی ذمے داری ہے کہ وہ اپنے محلے اور گاؤں میں نماز کو رواج دے اور سب سے پہلے نماز قائم کرنے والا بنے اور اپنے گھر والوں کو بھی نمازی بنانے کی فکر کرتا رہے۔نماز قربِ الٰہی کا سب سے بڑا ذریعہ اور مشکلات میں عظیم سہارا ہے

حضرت ابراہیم کی ایمان افروز اور سبق آموز دعائیں

اطاعت پر قائم رہنے کی دعا:

- رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ(2/128) - اے ہمارے رب ! اور ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھ اور ہماری اولاد میں سے ایک ایسی امت بنا جو تیری فرمانبردار ہو اور ہمیں ہماری عبادت کے طریقے دکھادے اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے
- ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام دونوں ہی اللہ کے مطیع اور فرمانبرادار بندے لیکن پھر بھی یہ دعا مانگ رہے ہیں کہ مزید اطاعت و عبادت و اخلاص اور کمال نصیب ہو۔ ایک سچے اور مخلص مومن کی ہمیشہ یہ آرزو ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ اطاعت وبندگی کی راہ پر گامزن رہے۔"بندگی کی راہ" سے ذرا بھی ہٹے نہیں اور بندگی کی راہ میں ذرا بھی کوئی کمی واقع نہ ہو

لائق اولاد کی دعا:

- رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (37/100) -اے میرے رب ! مجھے لائق (صالح) اولاد عطا فرماحضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صرف اولاد کی دعا نہیں کی بلکہ نیک اور لائق اولاد کی دعا کی۔دعا کا مقصد یہ تھا یہ لائق بیٹا دینِ حق کی دعوت دینے اور اللہ کی عبادت کرنے پر اپنے باپ کا مددگار بنے۔
- اس سے معلوم ہوا کہ نیک اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس لیے جب بھی اللہ تعالیٰ سے اولاد کی دعا مانگی جائے تو نیک اور صالح اولاد کی دعا مانگنی چاہیے۔کامل ایمان والوں کا ایک وصف یہ ہے کہ وہ نیک، صالح اور متقی بیویوں اور اولاد کی دعا مانگتے ہیں تاکہ اُن کے اچھے عمل دیکھ کر نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی اور دل خوش ہوں۔

حضرت ابراہیم کی ایمان افروز اور سبق آموز دعائیں

ہر دل عزیزی کی دعا:

- رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْىِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ (14/27) - اے ہمارے رب! میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے محترم گھر کے نزدیک ایک بنجر وادی میں بسایا، اے ہمارے رب! ۔ تاکہ یہ نماز قائم کریں لہٰذا تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے
- یہ دعا پیغام دیتی ہے کہ دینی قیادت کے لیے ہر دلعزیزی ایک بنیاد ہے۔ چونکہ مذہبی قیادت کی حکومت گردنوں پر نہیں دلوں پر ہوتی ہے۔ معلوم ہوا کہ رائے عامہ کو دینی معاشرے میں کس قدر اہمیت حاصل ہے۔

رزق کی دعا:

وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ(14/38)-(اے ہمارے رب) اور انہیں پھلوں کا رزق عطا فرما تاکہ یہ شکر گزار بنیں

- 'ثمرات' سے مراد صرف میوہ جات اور ثمرات نہیں ہے، بل کہ ہر قسم کی آمدنی اور رزق ہے (اَوَ لَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ - کیا ہم نے ان کو حرم میں جو امن کا مقام ہے جگہ نہیں دی جہاں ہر قسم کے میوے پہنچائے جاتے ہیں (اور یہ) رزق ہماری طرف سے ہے؟ لیکن ان میں اکثر نہیں جانتے) جس خدا نے اپنے حرم محترم میں پناہ دی اور امن وامان دیا اور رزق دیا اور مقام محفوظ میں ان کو بسایا اس کا تقاضا یہ ہے کہ اگر وہ اسلام لے آئیں اور خدا پرست بن جائیں، لیکن رزق پا کر اگر خدا پرستی اور حق پرستی اور ہدایت کی اتباع سے منہ موڑا اور اللہ کی ناشکری کی تو اس نعمت و کرامت سے وہ خود کو محروم کرلیں گے۔

حضرت ابراہیم کی ایمان افروز اور سبق آموز دعائیں

امن وسلامتی کی دعا:

- وَ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِیۡمُ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا الۡبَلَدَ اٰمِنًا (14/35) -اور جس وقت کہا ابراہیم نے، اے رب کر دے اس شہر کو امن والا۔
- امن واماں کے بغیر عبادت واطاعت متأثر ہوگی،خوشی اورخوش حالی متأثر ہوگی،کاروبار متأثر ہوگا،تعلیم وتربیت متأثر ہوگی۔گویا ہرچیز متأثر ہوگی۔ اس لیےامن واماں کی فضابنانااور قائم رکھنااورامن واماں کوغارت کرنے والے عوامل کودور کرناضروری ہے۔ سماج میں فتنہ وفساد مچانے والےاور شرپسند عناصر سے معاشرے کو پاک رکھناوقت کی اہم ضرورت ہے۔

شرک وبت پرستی سے اجتناب کی دعا:

وَاجۡنُبۡنِیۡ وَ بَنِیَّ اَنۡ نَّعۡبُدَ الۡاَصۡنَامَ (14/35)- اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا

- اس دعا میں شرک سے بچنےاوردوسروں کو بچانے کی تلقین کی گئ ہے۔اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اوربتوں کوپوجناشرک ہے۔ شرک کرنا،شرک کے دروازے کھولنا،شرک کی طرف دعوت دینابہت بڑاظلم ہے۔ ہمیں خود بھی شرک کی تمام قسموں سے بچناہےاور دوسرے انسانوں کو بھی شرک جیسے گھناؤنےکام سے بچانے کی فکراور سنجیدہ کوشش کرنی ہے۔ حضرت ابراہیم کی پوری زندگی سے ہمیں یہی سبق ملتاہے۔وہ خالص توحید کے علم بردار اور شرک سے بے زار تھے

حضرت ابراہیم کی ایمان افروز اور سبق آموز دعائیں

قبولیتِ دعا کی دعا:

- رَبَّنَا وَ تَقَبَّلۡ دُعَآءِ ابراهيم (14/40) - اے ہمارے رب، میری دعا کو قبول فرما۔
- اللہ کی بارگاہ میں ہماری دعا قبول ہو جائے، ہمیں اس کی بھی دعا کرنی چاہیے۔اور دعا کو قبولیت کے مقام تک پہنچانے کی خوب سے خوب تر کوشش بھی ہونی چاہیے۔

قبولِ عمل کی دعا:

وَ اِذۡ یَرۡفَعُ اِبۡرٰهِیۡمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَیۡتِ وَ اِسۡمٰعِیۡلُؕ–رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّاؕ–اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ(2/127)- جب ابراہیم اور اسماعیل اس گھر کی بنیادیں بلند کر رہے تھے (یہ دعا کرتے ہوئے) اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما، بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے

- دونوں عظیم باپ اور بیٹے کو یہ فکر دامن گیر تھی کہ ان کی یہ اطاعت وخدمت بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو جائے۔ایک طرف دونوں حضرات اللہ کے گھر کی تعمیر میں لگے ہوئے ہیں اور دوسری طرف پورے خلوص اور دل کی گہرائیوں کے ساتھ ان کی زبان پر یہ دعائیہ کلمہ برابر جاری ہے: رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا، اے ہمارے رب! ہم سے یہ قبول فرما لے
- اس دعا کا پیغام یہ ہے کہ جہاں ہم نیک عمل کریں وہیں اس بات کی بھی فکر کریں کہ ہمارا وہ عمل قبول ہو جائے اور قبول ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس میں نہایت خلوص وللہیت ہو، تواضع وانکساری ہو، خشیت وانابت ہو۔

حضرت ابراہیم کی ایمان افروز اور سبق آموز دعائیں

مغفرت کی دعا:

- رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ(14/41) - اے ہمارے رب بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن قائم حساب ہو۔
- انبیاء علیہ السلام کی یہ صفت ہوتی ہے کہ وہ اپنے کیے ہوئے عمل کو زیادہ اور کافی نہیں سمجھتے، وہ اس احساس کے ساتھ جیتے ہیں کہ کاش اور کیا ہوتا اور بہتر انداز سے کیا ہوتا۔انھیں یہ احساس ستاتا رہتا ہے کہ کہیں اطاعت و عبادت میں کوئی کمی نہ ہو گئی ہو، کہیں ہمارا اللہ ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔

کافروں کا نشانہ نہ بننے کی دعا:

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (60/5) - اے ہمارے رب! ہمیں ان کا تختۂ مشق نہ بنا جو کافر ہیں اور اے ہمارے رب! ہمیں معاف کر،بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے

- آج کے دورِ ابتلاء وآزمائش میں اس دعا کی اہمیت کافی بڑھ گئی ہے۔ مومنوں کو اس دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ ہم دعا کریں کہ اے اللہ ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال، کافروں کو ہم پر غلبہ و تسلط نہ عطا کر،اس طرح وہ سمجھیں گے کہ وہ حق پر ہیں۔ساتھ ہی ساتھ یہ دعا بھی کریں کہ اے پروردگار! ہماری لغزشوں اور کوتاہیوں کو معاف فرما

حضرت ابراہیم کی ایمان افروز اور سبق آموز دعائیں

علم و حکمت کی دعا:

- رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا (26/83) - اے ہمارے رب بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن قائم حساب ہو۔
- حکم سے مراد کمال درجہ علم و حکمت اور دانائی ہے۔ ایسا علم جس سے خدا کی صحیح صحیح معرفت نصیب ہو، جس سے احکام الٰہی کی سمجھ پیدا ہو، جس سے لوگوں کے درمیان فیصلے کرنا آسان ہو۔ جب ہم دعا کریں تو اسی طرح کے علم و شعور اور فکر و آگہی کی دعا کریں۔ یعنی گہرا علم، پختہ علم، نفع بخش علم، ایسا علم جس سے خلقِ خدا فیض یاب ہو۔

صالحین کے ساتھ رفاقت کی دعا:

وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (26/83) - اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا

- اور مجھے ان سے ملا دے جو تیرے خاص قرب کے لائق بندے ہیں، آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی یہ دعا قبول ہوئی، چنانچہ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ (البقرہ:۱۳۰) ’’اور بیشک وہ آخرت میں ہمارا خاص قرب پانے والوں میں سے ہے۔‘‘
- ہماری کوشش ہو کہ ہم نیک سیرت، اعلی کردار، عبادت گزار، اطاعت شعار لوگوں کی ہم نشینی اختیار کریں کہ آخرت میں ان کے مقام و مرتبہ سے قریب ہو جائیں

حضرت ابراہیم کی ایمان افروز اور سبق آموز دعائیں

نیک نامی کی دعا:

- روَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الآخِرِينَ(26/84) - اور پیچھے آنے والوں میں میرے لیے سچی ناموری رکھ۔
- ابراہیم علیہ السلام یہ دعا کرتے ہیں کہ میرے بعد بھی میرا ذکر خیر لوگوں میں جاری رہے۔ لوگ نیک باتوں میں میری اقتداء کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا بھی قبول کی اور ان کا ذکر رہتی دنیا تک کے لیے باقی رکھا۔

جنت کے وارثوں میں بنائے جانے کی دعا:

ووَاجْعَلْنِي مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ(26/85) - اور مجھے نعمت کی جنت کے وارثوں میں سے بنا

- ابرہیم علیہ السلام اس دعا میں اپنی اس آرزو کا ذکر کیا ہے کہ میرا ذکر جمیل جہاں دنیا میں باقی رہے وہاں آخرت میں بھی جنتی بنایا جاؤں۔ یعنی صرف دنیا میں ذکر خیر نہ ہو بلکہ اصل زندگی (آخرت) میں بھی سعادت کی زندگی نصیب ہو۔ اس دعا کا پیغام یہی ہے کہ ایک مومن کی نگاہ ہمیشہ اصل اور باقی رہنے والی زندگی پر رہنی چاہیے۔ اسے دنیا کی عارضی زندگی میں پھنس کر ہمیشہ والی زندگی کو کبھی بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے۔

حضرت ابراہیم کی ایمان افروز اور سبق آموز دعائیں

قیامت کی رسوائی سے بچنے کی دعا:

- وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ (26/87) - اور مجھے رسوا نہ کر، جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے۔
- قیامت کی رسوائی سے بڑھ کر کوئی رسوائی نہیں۔ وہاں کی ناکامی سے بڑھ کر کوئی ناکامی نہیں۔ ہمیں اس بات کی ہر وقت فکر رہے کہ اللہ وہاں کی رسوائی سے بچائے۔ اور اس رسوائی سے بچنے کا راستہ اختیار کئے بغیر قیامت کی رسوائی سے بچنا ناممکن ہے۔ یہ چیز صرف آرزوؤں اور تمناؤں سے نہیں ملے گی۔ اس کے لیے "عملِ صالح" کا بہترین ذخیرہ اکٹھا کرنا ہوگا۔ آج اس امت کو قیامت کی رسوائی سے بچنے کی فکر کرنی چاہیے۔ یہ امت آخرت کی بازپرس سے غافل ہوتی چلی جارہی ہے۔

آخری نبی کی بعثت کے لیے دعا:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(2/129) - اے ہمارے رب! اور ان کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول بھیج جو اِن پر تیری آیات کی تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب پاکیزہ فرمادے۔ بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے

- وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ، اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے۔ اس آیت میں کتاب سے مراد قرآن پاک اور اس کی تعلیم سے اس کے حقائق و معانی کا سکھانا مراد ہے۔ اور حکمت میں احکامِ شریعت اور اسرارِ شریعت وغیرہ سب داخل ہیں۔ اس آیت کا پیغام یہ ہے کہ کتاب و حکمت کی تعلیم اور لوگوں کی اصلاح و تربیت کا کارِ عظیم اب اس آخری نبی کی امت پر عاید ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم کی ایمان افروز اور سبق آموز دعائیں

- ضروری ہے کہ سب لوگ کتابِ الٰہی کی تعلیم حاصل کریں۔کتابِ الٰہی سے " حکمت وبصیرت" کے چشمے پھوٹتے ہیں اور حکمت وبصیرت کے دروازے کھلتے ہیں۔ قرآن مجید کو چھوڑ کر نہ یہ امت کام یاب ہو سکتی ہے اور نہ بھٹکتی ہوئی انسانیت کو کام یابی کی راہ دکھا سکتی ہے۔ جن جن قوموں نے جب جب اللہ کی کتاب سے روگردانی اختیار کی تب تب ان پر ذلت ورسوائی کی مار پڑی۔ یہ مار آج امت مسلمہ پر پڑ رہی ہے، پھر بھی غفلت میں پڑی ہوئی سو رہی ہے۔
- رسوائی سے بچنے کا واحد راستہ یہی ہے کہ ہم اللہ کی کتاب سے وابستہ ہو جائیں۔اپنے آپ کو کتابِ الٰہی کے حوالے کر دیں۔اس کو اپنا رہنما بنائیں۔اس کی رہنمائی میں زندگی گزاریں۔اس کی روشن تعلیمات سے اپنے کردار کو سنواریں۔اس کے "پیغامِ عمل" کو خود سمجھیں اور پوری دنیا کو سمجھائیں۔